

خدمت  
قومی

لورنڈا کیز لونگ



**سوسن اسٹراؤڈ** عمر بھر معلم رہی ہیں۔ ۱۹۹۳ میں انہوں

نے امریکہ میں امریقی کو بینٹل پیچھے سروں کی پیشادا آئی۔ اس حکم نے صاحب کے تمام طبقات سے تعلق رکھنے والے ۵،۰۰۰،۰۰۰ رامری کی تو جو ان کو اپنے ملک کے قریب ترین علاقوں میں تجویز کی اجرت پانی جوانی کے دو سال وقف کرنے کی تحریک دی ہے۔ فوراً ڈیڑھ بیشن کی ایک گرفت مصالح کر کے سون اسرازو ڈلتے ان تو بیشن ان سیوک پاری ہی پے شن (www.icsq.org) قائم کی۔ یہ حکم میں الاقوامی گروپ، حکومتوں، رضاکار حکیمیوں اور افراد کے ساتھ مل کر اس طرح کے اعداد و شمار، وسائل اور خلافات مصالح کرنی ہے جن سے یہ معلم ہو سکے کوئی جو ان لوگوں کو اس طرح خود پانی اور یوں کو بہتر بنانے کے لئے قدم اٹھنے پر ماں کیجا سکتا ہے۔ اسرازو ڈکھاتا ہے کہ پوری دنیا ۱۵ سے ۲۳ سال تک کی عمر کے تو جو ان بلوغت کے مرط میں داخل ہونے والے اب تک کا سب سے بڑا گروہ ہے اور ان میں ۹۰ فیصد لوگ ترقی پنچھوکوں میں رہتے ہیں۔



پروگرام شروع کے تھے تاکہ نوجوان لوگوں، خاص کر بے روزگار نوجوانوں کو سرکوں سے ہنا کر کام سے لگایا جائے اور یہ پروگرام ان نوجوانوں کے ساتھ ساتھ قوم کے لئے بھی تربیت سود مدد پر گرام ثابت ہوئے۔ ان لوگوں کو ایک خاص رقم کی آمدی ہونے لگی اور کچھ لوگ اس آمدی سے بھی کچھ پیسے اپنے گھر والوں کو سمجھنے لگے۔ ایسا نہیں ہوتا کہ آپ مریکے میں کسی بیٹھل پارک میں جائیں اور اس ترک کو نہ دیکھیں جو وہ لوگ چھوڑ گئے ہیں۔ ان لوگوں نے لاکھوں لاکھوں را کھڑ دخالت لگائے ہیں۔ ان

بچوں کی دیکھ بھال سے لے کر قومی باغات میں گشت یا کسی قدرتی آفت کی تباہی خیزی کے بعد اسکولوں اور مکانوں کی دبواڑہ تعمیر تک سروس پروگرام شروعان اور سن رسیدہ تمام شہریوں کو اس کاموicum دیتی ہے کہ وہ اپنی برادریوں پر مثبت اثر ڈال سکیں، ہر سیکھیوں اور احساسِ تکمیل حاصل کرسکیں۔

**آپ** ایک ایسے ملک میں رہتے ہیں جہاں کروڑوں نوجوان ہیں، بے روزگار بھی اور وہ بھی جن کو روزگار تو حاصل ہے مگر پورا پیش نہیں ملتا۔ وہ صرف یہ چاہتے ہیں کہ ان کو پہہدے جس سے نصرت وہ روزمرہ کا خرچ نکال سکیں بلکہ اپنا مستقبل بھی بہتر بنائیں۔ ان لوگوں میں آپ کس طرح رضا کار انہوں کو ای خدمت کے لئے دعویٰ پیدا کر سکتے ہیں؟ یہ ایک ایسا ٹیکھا سوال ہے جو ہندوستان نے سون اسڑاؤ کے سامنے لاکھڑا کیا۔

اسڑاؤڈ کا مقصد یہ ہے کہ نوجوانوں کی خدمت کے خیال کو قومی ترقی کی حکمت عملی، جمہوریت کو فروغ دینے کی حکمت عملی یہاں تک کہ بے روزگاری کا مقابلہ کرنے کی حکمت عملی کے طور پر کسی نہ کسی طرح فروغ دیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ترقی پر یہاں کے نوجوان، بے روزگار لوگ اپنا وقت مفت دینے کو تیار ہیں؟ کیا نوجوان لوگ اپنی تعلیم اور عملی زندگی کو چند برسوں کے لئے ویسے چھوڑ کر اسکی اجرت پر کام کرنے کو تیار ہیں؟ ترقی آخز کیا ہے؟

توں و قرار ذہنگ کا کوئی کام مکمل کرنے سے ان کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوچھ سروں پر پروگرام میں توجہ ان لوگوں کو کار آمد منصوبوں کے لئے کام کے موقع دیتے جاتے ہیں اور نہایت خفیف معادلہ بھی دیا جاتا ہے۔ اسٹراؤڈ نے اس بات کیوضاحت کی کہ ”اگر اس سلسلے میں خود ہمارے ملک کے اندر ۱۹۳۰ کی دہائی کی زبردست سردیاں کے بارعے میں سوچا جائے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب صدر فریجک لینی ڈی روپوزولٹ نے تحفظاتی نومبر میں سون اسٹراؤڈ نے ولی میں رضا کارانہ کوششوں کی میں الاقوامی انجمن (تریشیشن ایسوی ایشن قار والٹری انفرنس) کی کانفرنس میں شرکت کے لئے آئی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ ”میرا خیال یہ ہے کہ ہندستان میں بے روزگاری کا جو ماحول ہے اس میں ایسی کمی صورتیں ہیں جن میں توجہ ان لوگوں کی خدمات کا رکار آمد ثابت ہو سکتی ہیں۔ توجہ ان لوگوں کے پاس چونکہ پہلے کے کام کا کوئی ریکارڈ نہیں ہوتا، اس لئے ان کو ملازamt ملنے میں دشواری ہوتی ہے۔ اس لئے

# امریکن جوان ہوں یا بزرگ، رضا کاری میں آگے

عمر گروپ ■ 16-19 ■ 20-24 ■ 25-34 ■ 35-44 ■ 45-54 ■ 55-64 ■ 65 and over



ہے، اس کے علاوہ مہبی روایتیں ہیں، اور فیض کا مختلف پروگرام کے لائق ہوئے۔“ کیونکہ یہ ایک ایسا پروگرام احس سمجھی ہے جس میں سمجھوں کو شامل کیا جاتا ہے، اس کا احساس بھی ہے جسے بڑے بیانے کے پروگرام جاتا ہے کہ اس تجربے سے انہیں کیا ملاؤ وہ سب وضع کر کے آسانی سے بڑھا جاسکتا ہے۔“ ایمیری کو نشانہ غریب بچے یا ایمیر بچے نہیں ہیں اس لئے اسٹراؤڈ ۲۰۰۸ میں جنوبی ایشیا میں ایک کے سب ایک ہی جواب دیتے ہیں۔“ ایمیری کو ایسا کوئی پروگرام کا زندگی کے آخری لمحوں تک کے لئے ایمیری کو کوئی پیشہ میریہ کہتے ہیں کہ اس کی کافی نظریں کرنا چاہتی ہیں۔ جس کے دوران اس کوئی سبق حاصل کر کے اپنا کام فتح کرتے ہیں۔ بہترین بات یہ ہے کہ اس سے وابستہ ہونے کے بعد انہیں اپنے ماحول سے مختلف ماحول کے ایسے باتوں کو زیادہ گھرائی سے بچنے کی کوشش کی جائے ہم ان سے بالکل آخریں یہ سوال پوچھتے ہیں کہ تو جوان لوگوں سے ملنے جملے اور شانہ پر شانہ کام کرنے کا موقع ملا جس سے وہ اگر اس تجربے میں شامل نہ ہوتے تو شاید کبھی نہ ملتے۔ اس طرح سے یہ پروگرام ہمارے معاشروں میں طبقہ، ذات پات اور اعلیٰ تعلیم کی بنیاد پر تفریق کو کم کرنے میں ہاتھ بٹانے کا ایک موقع دیتا ہے۔

اسٹراؤڈ نے کہا:“ جب تو جوان لوگ اپنے کام پر ایک نظر رکھتے ہیں اور وہ دیکھتے ہیں کہ ان کے ہاتھ بٹانے سے کوئی تبدیلی آئی ہے تو اس سے ان کے اندر ایک الگ احساس پیدا ہوتا ہے۔ اس کا احساس کہ وہ کچھ کرنے کے اہل ہیں۔ وہ یہ کہنے کے لائق ہیں ہم نے یہ درخت لگائے ہیں، ہم نے اس نہر کو صاف کیا ہے۔ کچھ ایسے تو جوان لوگ، جنہوں نے کوئی ذمہ داری کبھی نہیں لی ہے، کبھی نہیں سوچ سکتے کہ وہ کوئی ذمہ داری پوری کرنے کے اہل ہیں۔ اس لئے یہ تبدیلی لانے والا تجربہ ہے، کچھ طاقت ور تجربہ۔“

سال کیلئے امریکہ میں غریب ترین لوگوں کے درمیان ایک سے زائد طریقوں سے خدمت کرتے ہیں۔ یہ طے ہے کہ وہ لوگ اس سے ایمیر نہیں ہو جائیں گے لیکن انہیں اتنا بیسی مل جاتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کا کار بار چلا سکتیں۔ ان کی خدمت کا ایک سال مکمل ہونے کے بعد انہیں ۲۵ ڈالر کا ایک واچ ملتا ہے جسے وہ اپنے کام کے لئے یا کام کی فیس کی ادائیگی کے لئے ہی استعمال کر سکتے ہیں۔“ بہت سے لوگ مسی پس اور لوئی سیاہ میں راحت اور بازاں باکاری کے کام میں مصروف ہیں۔ یہ وہ علاقے ہیں جو کیڑھا طوفان سے متاثر ہوئے ہیں۔ اسٹراؤڈ کا خیال ہے کہ رضا کا تنظیم اور افراد اپنی اتو انلائی اور دنیاگی طاقت فراہم کر سکتے ہیں کہ اس طرح کے ماذل جاری رہیں، کام کر سکتے ہیں اور پھولیں پھیلیں۔ ایسے میں آپ واقعی کچھ ایسا کرنا چاہتے ہیں جس سے بہت سے تو جوان لوگوں کی زندگیاں بدل جائیں تو اس کام کے لئے آپ کوس کاری و مسائل کی سرمایہ کاری کرنی ہوگی۔“

اسٹراؤڈ نے کہا:“ ہمارے لئے اس حق کو تسلیم کرنا ضروری ہے کہ ہندوستان میں ایسے پروگرام پہلے سے چل رہے ہیں۔ یہاں پیشکش کیڈٹ کو ہے، پیشکش سروں ایکیم ہے، جس کے تحت ۵۰۰۰ تو می خدمت رضا کار پرے ملک میں تینات ہیں۔ سوال یہ ہے کہ یہ تعداد لاکھوں میں کیوں نہیں ہے؟ ہوئی چاہئے کیونکہ ایک طرف تو ہے روزگاری ہے اور دوسری طرف عوام کی ضرورتیں ہیں۔ تو جوان لوگوں کو تحریر کر کے اس معاملے کی طرف کیوں نہیں متوجہ کیا جائے۔ بہت مضبوط روایتیں بھی ہیں جن میں ایک گاندھیانی روایت

یونیورسیٹی آف ایلی نواش اور طبلاء جیکسن سسی سیپی میں واقع ایک گھر کے رنگ و رونعن میں مصروف ہیں جسے ہیومنینیٹی ہاؤسنگ پروجیکٹ کے ایک ہبیٹیٹ کے طور پر استعمال کیا جاتی گا۔

